



سوال

(163) تعزیت کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن و حدیث کی روشنی میں تعزیت کا طریقہ کیا ہے، میت کے لواحقین کے پاس جا کر میت کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا اور رواداری کے طور پر قتل خوانی میں شرکت کر لینا، لیکن کھانے پینے سے اجتناب کرنا، اسی طرح محض علاقے داری کی وجہ سے جنازہ پڑھنا جبکہ جنازہ سنت کے مطابق نہ پڑھایا جا رہا ہو، ان تمام مسائل کی شرعی حیثیت واضح کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اہل میت کو تسلی دینا اور انہیں صبر کی تلقین کرنا تعزیت کہلاتا ہے، نیز میت کے لئے دعا کرنا بھی تعزیت میں شامل ہے لیکن دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا محض ایک رسم ہے۔ احادیث میں تعزیت کی فضیلت بایں الفاظ وارد ہے کہ ”جولینے کسی مسلمان بھائی کی کسی مصیبت میں تعزیت کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے سبز رنگ کا عہد پہنائیں گے جس کی وجہ سے وہ قیامت کے دن لوگوں کے لئے باعث رشک ہوگا۔“ [مصنف ابن ابی شیبہ، ص: ۱۶۳، ج ۳]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر ان الفاظ سے تعزیت کیا کرتے تھے کہ ”اللہ تعالیٰ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور جو اس نے دیا وہ بھی اسی کا ہے۔ اللہ کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ ہمیں ثواب لینے کی نیت سے صبر کرنا چاہیے۔“ [مسند امام احمد، ص: ۲۰۲، ج ۵]

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ جب فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعزیت کے لئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور انہیں تسلی دی، نیز میت کے گناہوں اور اس کے لئے رفع درجات کی دعا کی۔ [مسند امام احمد، ص: ۲۹۷، ج ۲]

تعزیت کے لئے تین دنوں کی تحدید بھی درست نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کے تین دن بعد ان کے اہل خانہ سے تعزیت کی تھی۔ [مسند رک حاکم، ص: ۲۹۸، ج ۲]

تعزیت کے سلسلہ میں دو چیزوں سے اجتناب کرنا چاہیے:

(الف) گھریا مسجد میں مخصوص طریقہ سے تعزیت کے لئے اجتماع کرنا۔

(ب) اہل میت کا ممانوں کے لئے کھانے کا اہتمام کرنا، ان دونوں کاموں کی احادیث میں ممانعت آئی ہے۔ قتل خوانی میں شرکت درست نہیں ہے اور نہ ہی علاقہ داری کے طور پر



جنازہ پڑھنا جائز ہے، بلکہ جنازے کا مقصد میت کے لئے دعا کرنا ہے، اس مقصد کے پیش نظر اگر سنت کے مطابق جنازہ نہ بھی پڑھا جائے تو بھی شرکت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

[واللہ اعلم]

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 197